روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۱۳ وفا ۱۳۷۱ہش، ۱۳ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۱۳)

قومی اخلاق کے قیام کیلئے مانگنے کی عادت کو مٹانا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جن عورتوں یا بچوں کو محلہ کے عہدیدار ملازم کرائیں۔ ان کے متعلق یہ دیکھتے رہیں کہ ان کے ساتھ سختی نہ کی جائے۔ بعض لوگ پہلے نوکر رکھ لیتے ہیں اور پھر ان کے ساتھ سختی کرتے ہیں اور جب وہ جانا چاہیں تو انہیں مجبور کرتے ہیں کہ تمہیں رہنا ہوگا۔ اس کے لئے بھی قواعد بنانے چاہئیں جو نوکر جانا چاہے وہ پندرہ دن کا نوٹس دے دے اور محکمہ کے صدر کو جا کر کہہ دے کہ میں پندرہ دن کے بعد فلاں شخص کی ملازمت چھوڑ دوں گا۔ اس کے بعد اسے روکنے کا کسی کو حق نہ ہوگا اور جو اس کے بغیر چلا جائے اسے کوئی دوسرا شخص اپنے پاس ملازم نہ رکھے ہاں نوٹس کی میعاد گذرنے کے بعد جو شخص پروپیگنڈا کرے کہ فلاں کو نوکر نہ رکھا جائے اسے سزا دی جائے کہ وہ دوسرے کو بھوکا مارنا چاہتا ہے۔ بہرحال مانگنا ایک لعنت ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ جس قوم میں سوال کی عادت آجائے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکی۔ پھر وہ سوال ہی کرتی رہتی ہے حکومت نہیں کر سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے سخت ناپسند کرتے تھے۔ آپؐ سے ایک دفعہ ایک شخص نے سوال کیا اور آپؐ نے اسے کچھ دیا۔ اس نے پھر سوال کیا اور آپؐ نے اسے کچھ دیا۔ پھر سوال کیا اور آپؐ نے پھر دیا مگر ساتھ ہی فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں جو سوال سے بہت اچھی ہے۔ پھر آپؐ نے اسے نصیحت کی کہ سوال نہ کیا کرو۔ اس پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ایک جنگ میں ایک دستہ فوج کا وہ افسر تھا۔ اس کا کوڑا گر گیا۔ یہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ ذرا سی غفلت سے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایک شخص نے کہا آپ نہ اتریں۔ خطرہ ہوتا ہے۔ ایک شخص نے کہا آپ نہ اتریں۔ خطرہ ہے۔ میں کوڑا پکڑا دیتا ہوں مگر اس نے کہا خدا کی قسم! کوڑے کو ہاتھ نہ لگانا۔ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہوا ہے گویا صحابہؓ ایسی حالت میں بھی دوسرے کا دست نگر ہونا گوارا نہ کرتے تھے جب جان کا خطرہ ہوتا تھا یاد رکھو جس قوم میں سوال کی عادت ہو وہ کبھی ترقی نہیں کرتی۔ سوال کی عادت درحقیقت ایک وبا کی طرح ہوتی ہے اور جب یہ شروع ہو جائے تو پھیلتی چلی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کوئی بات پوچھتا ہے تو دوسرا کہتا ہے میرا بھی ایک سوال ہے تیسرا کہتا ہے میرا بھی ایک سوال ہے اور اس طرح سوالات کی ایک رو چل جاتی ہے۔ پس قومی اخلاق کے لئے سوال کی عادت کو مٹانا ضروری ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

اللہ تعالیٰ کا شکریہ۔ نیک اعمال کے ذریعہ

شکریہ ادا کرنے کا ایک اور طریق ہمیں سمجھا دیا کہ شکریہ اس لئے ادا کیا جاتا ہے کہ دوسرا خوش ہو اور اللہ تعالیٰ تو زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے پس خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا مجھے ایسے نیک اعمال کرنے کی توفیق بخش کہ جن پر تیری نگاہیں پڑیں اور تو خوش ہو جائے۔

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
(۳۱۔ مئی ۱۹۹۱ء)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کو جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایسے میٹرک پاس اصحاب کی بطور معلم ضرورت ہے جو دینی معلومات اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ سو ایسے احباب مکرم امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست جلد از جلد ارسال فرمادیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

نصرت جہاں اکیڈمی کا میٹرک کا سو فیصد فرسٹ ڈویژن نتیجہ

امسال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے بتیس ۳۲ طلباء نے میٹرک کا امتحان فیصل آباد بورڈ سے دیا (یہ کلاس بتیس ۳۲ طلبہ پر ہی مشتمل تھی)۔ بورڈ کے نتیجہ کے مطابق تمام کے تمام طلباء فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہمارا نتیجہ سو فیصد نکلا ہے۔ نتیجہ کے تجزیہ کے بعد یہ خوشکن بات بھی سامنے آئی کہ ان طلباء میں سے تین اے ون گریڈ میں یعنی اسّی ۸۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر لے کر کامیاب ہوئے اور پچیس ۲۵ طلباء اے گریڈ یعنی ستر ۷۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ صرف چار طلبہ ایسے ہیں جنہوں نے ستر ۷۰ فیصد سے کم نمبر حاصل کئے۔

عزیزم ہارون الرشید ۸۵۰/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے اکیڈمی میں فرسٹ آئے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳ وفا ۱۳۷۱ہش ۱۳ جولائی ۱۹۹۲ء

ایمان اور حسنِ ظن

شک وشبہ انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے تو وہ جستجو میں لگ جاتا ہے ۔ بات کی کنہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح حقیقت کو پا لیتا ہے ۔ یا وہ شک وشبہ دور ہو جاتا ہے یا بات درست ثابت ہوکر اس کے شک وشبہ کو یقین میں بدل دیتی ہے ۔ دنیا میں ہر قسم کی تحقیق کا آغاز شک وشبہ ہی سے ہوتا ہے ۔ فلاں چیز ہے یا نہیں ۔ فلاں بات درست ہے یا غلط۔ فلاں بات سے آگے جایا جاسکتا ہے یا نہیں ۔ یہ سب کچھ شک کے زمرہ میں آتا ہے اور اس سے آگے چل کر حقیقت سامنے آتی ہے۔

اس کے بالمقابل ایک اور چیز ہے اس کا نام ہے بدظنی ۔ بدظنی سے مراد یہ ہے کہ شک تو کیا لیکن تحقیق سے پہلے ہی اس پر پختہ یقین بھی کر لیا اور وہ بھی منفی صورت میں شک جائز ہے بدظنی ناجائز ۔ اس فرق کو سمجھ لینا ازبس ضروری ہے ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں: "شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے بدظنی مت کرو ۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو ۔ اس سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں صاحب ایمان کی مدد کرتا ہے کہ کہتا ہے میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ سے بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر ایمان لاکر بھی انسان اس پر بھروسہ نہ کرے اس کے وعدوں پر اسے اطمینان حاصل نہ ہو تو یقیناً اس بدظنی کا مرتکب ہوتا ہے جس کے متعلق حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہے ۔ انسان کا ایمان نہیں رہتا، اور اسے اس درجہ سے محروم کر دیتا ہے جو ایک صاحب ایمان کو حاصل ہوتا ہے ۔ خصوصاً ایک ایسے صاحب ایمان کو جو خود بھی خدا کے قریب ہو اور خدا کو بھی اپنے قریب محسوس کرتا اور دیکھتا ہو ۔

موت بھی اک زندگی کا نقطۂ آغاز ہے
کون کہتا ہے کہ مر جانے سے مر جاتے ہیں لوگ
دوسری دنیا سے اس ناواقفیت کے سبب
زندگی کے شوق میں مرنے سے گھبراتے ہیں لوگ

ابوالاقبال

○

اپنے نالے جو بے اثر ہوتے
ہم زمانے میں کیوں اَمر ہوتے

ساری دنیا میں نام کیوں ہوتا
ہم اگر اتنے بے ہُنر ہوتے

بار در پر نہ اُن کے گر ملتا
ہم بھی دُنیا میں دَربدر ہوتے

اَمن ربوہ سا ہر جگہ ہوتا
لوگ گر ہم سے بے ضرر ہوتے

کبر کا سب فساد ہے ورنہ
یُوں مقابل نہ خیر و شر ہوتے

قوم لُٹتی نہ اس طرح ہرگز
رہنما گر نہ بے خبر ہوتے

ساری دنیا بنی ہے گھر جن کا
کاش اب وہ بھی اپنے گھر ہوتے

اُڑ کے جاتا میں اُن کے قدموں میں
کاش میرے بھی بال وپَر ہوتے

منتظر ہیں جواب نامہ کے
کاش ہم اُن کے نامہ بر ہوتے

نام تو پالیا ظفرؔ راجہ!
کاش سچ مچ کے تم ظفر ہوتے

راجہ نذیر احمد ظفرؔ

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔
"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ . . . . کیا بس اتنی بات ہے کہ لوگ زبان سے اتنا کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے خدا راضی ہوجاتا ہے اور حال یہ کہ ابھی ان کے اس قول کا امتحان نہیں کیا گیا کہ آیا وہ حقیقتاً (صاحب ایمان) ہیں بھی یا کہ نہیں اور ان کے اس قول کا صدق و کذب ظاہر نہیں ہوا ۔ پس سچی اور پکی بات یہی ہے کہ انسان اوّل صدق، اخلاص اور گدازش اختیار کرے اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرے ۔ جب جاکر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷-۲۰۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:۔

ایکہ تو طالب خدا ہستی
آں یقیں جو کہ بخشدت مستی

اے وہ شخص کہ جو خدا کا طالب ہے تو ایسا یقین تلاش کر جو تجھے سرشار کر دے۔

آں یقیں جو کہ سیلِ تو گردد
ہمہ دریارِ میلِ تو گردد

وہ یقین ڈھونڈ جو تیرے لئے سیلاب بن جائے اور تیری سب محبت خدا کے لئے ہی ہو جائے

آں یقیں جو کہ آتش افروزد
ہرچہ غیرِ خدا ہمہ سوزد

وہ یقین ڈھونڈ جو ایسی آگ جلائے جو کہ ہر ماسوی اللہ کو ختم کر ڈالے

از یقین است زُہد و عرفاں ہم
گفتمت آشکار و پنہاں ہم

یقین کی ہی بدولت زہد اور عرفان حاصل ہوتا ہے یہ بات میں نے تجھ سے ظاہراً بھی کہہ دی ہے اور مخفی بھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) ان اشعار میں خدا تعالیٰ کی ہستی کی جستجو کے متعلق بیان فرماتے ہیں۔ اس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے جو خدا تعالیٰ کی ہستی میں حقیقی ایمان کا طالب ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر تو واقعی خدا تعالیٰ کا طالب ہے تو دل میں ڈھلمل یقینی کبھی پیدا نہیں ہونی چاہیئے تیرے دل میں ایسا یقین موجود ہونا چاہیئے جو تجھے سرشار کر دے۔ اگر انسان خدا کے متعلق اس طرح ایمان رکھے کہ وہ کچا پکا ہو کبھی اس کے احکام مانے اور کبھی نہ مانے کبھی اس کی قدرتوں کا یقین اس کے دل میں پیدا ہو کبھی نہ ہو کبھی وہ اس کی طرف جھکے اور کبھی اس کا میلان کسی اور کی طرف ہو تو یقیناً یہ یقین کا فقدان اسے صحیح طور پر خدا تعالیٰ کے وجود کا پتہ نہیں دے سکتا جب تک انسان اپنے اندر ایسا یقین تلاش نہ کرے اور ایسا یقین پیدا نہ کرے جو اسے ہر حال میں خدا ہی کا بنا دے اس وقت تک اسے خدا کے وجود کی سمجھ نہیں آ سکتی۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں جس یقین کی حقیقی طور پر ضرورت ہے وہ اتنا زیادہ ہونا چاہیئے کہ جیسے ایک سیلاب ہو۔ صرف ایک لہر کی طرح نہیں بلکہ ایک سیلاب کی طرح ہو۔ اور وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف اس طرح دھکیل دے کہ انسان کی ساری محبت خدا ہی کے لئے ہو جائے۔ ایسا یقین جو کہ انسان کے دل میں ایک آگ لگا دے ایسی آگ جو اللہ تعالیٰ کے سوا باقی ہر چیز کو ختم کر ڈالے اور اسی کے وجود کو انسان اپنے دل میں قائم رکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان اس طرح خدا تعالیٰ کا نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک اسے خدا تعالیٰ کا ہونے کا پوری طرح مزا بھی نہیں آ سکتا۔ اس کی ڈھلمل یقینی اسے ڈانواں ڈول رکھے گی اور پوری طرح خدا کی طرف متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں دے گی۔

لوگ زہد اور عرفان کی بہت بات کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں نے کھلم کھلا بھی یہ بات بتا دی ہے اور مخفی طور پر بھی یہ بات سمجھا دی ہے کہ جہاں تک زہد اور عرفان کا تعلق ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی میں یقین ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی زہد اور عرفان اللہ تعالیٰ کی ہستی میں یقین سے نہیں بلکہ کسی اور ذریعے سے پیدا ہو تو وہ زہد اور عرفان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی ہستی کو جان لینا، پہچان لینا، مان لینا اور پھر یقین کی اس حد تک پہنچ جانا جہاں دل میں خدا ہی خدا ہو اور غیر اللہ کوئی نہ ہو۔ یہ ہے دراصل اللہ تعالیٰ کی ہستی پر حقیقی ایمان۔ اور یہ ہے وہ ایمان جس کی طرف بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ دلا رہے ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے دلوں میں ایسا یقین پیدا کر سکیں جو سینہ میں ایک آگ لگا دے۔ اور ہر ماسوی اللہ کو ختم کر کے رکھ دے۔ یہی یقین ہمارے زہد اور عرفان کی بنیاد بن جائے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی ہستی کو یقین کے ساتھ مان کر اپنی زندگیوں میں اس طرح داخل کریں کہ ہم اسی کے ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

اخلاق کی اصلاح

کیا اخلاق کی اصلاح ممکن ہے

اب یہ سوال ہے کہ کیا اخلاق کی اصلاح بھی ممکن ہے۔ گو عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ ممکن ہے مگر اپنے معاملہ میں آ کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ اسی مجمع میں جس سے پوچھو کہ اخلاق درست ہو سکتے ہیں تو کہے گا۔ ہاں ضرور ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کہو تم نے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے تو کہے گا۔ میں نے بہت زور لگایا ہے مگر کچھ نہیں بنتا۔ عام طور پر تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ دوسروں کے لئے بُری رائے ظاہر کرتے ہیں اور اپنے لئے اچھی۔ مگر اس معاملہ میں الٹ ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے اچھی رائے ظاہر کرتے ہیں اور اپنے لئے بُری۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں۔ ہماری دعا کیونکر قبول ہو گی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آ جاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آ جائے دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کر دو اور آگ کی طرح کر دو۔ پھر بھی جب بھی وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذباتِ نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے۔ وہ غفور رحیم ہے۔"

(بدر۔ ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء تقریر جلسہ سالانہ)

اوپر کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان میں ایسا مادہ ہے کہ جب بھی اس کو کام میں لایا جائے سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے اور اصلاح کر دیتا ہے۔

فطرت کا میلان نیکی کی طرف ہے یا بدی کی طرف۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پھر فطرت کا میلان نیکی کی طرف ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ فطرت کا میلان نہ نیکی کی طرف ہے نہ بدی کی طرف۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ قابلیتیں دے کر بھیجا ہے اور اسے مقدرت دی ہے کہ وہ انہیں نیک و بد طور پر استعمال کر سکے۔ پھر وہ اسے سیدھا راستہ دکھا کر چھوڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ہم نے انسان کو ہر رنگ کی طاقت دے کر قدرت دے دی ہے چاہے کافر بنے چاہے شکر گذار۔

دنیا میں اکثر بدی کیوں ہے؟

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر انسان میں یہ طاقت ہے کہ بدی کو دبا سکتا ہے تو دنیا میں بدی کیوں زیادہ ہے اور نیکی کیوں کم ہے؟

اس سوال کا جواب میں نے پہلے بھی اپنی ایک تقریر میں دیا تھا۔ مگر پچھلے دنوں چار پانچ آدمیوں نے مختلف مقامات سے یہ سوال لکھ کر بھیجا ہے۔ نہ معلوم ایک ہی وقت میں یہ سوال کس طرح پیدا ہو گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں بُرائی زیادہ نہیں بلکہ نیکی زیادہ ہے۔ دیکھو ایک چور جس میں چوری کی برائی پائی جاتی ہے وہ اگر کئی نیک کام کرے مثلاً خوش خلق ہو، سخی ہو، ماں باپ کی خدمت کرنے والا ہو تو اس میں نیک خُلق زیادہ ہوئے یا بُرے۔ پس اگر اخلاق کو مدنظر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ بداخلاقی کم ہو گی۔ اور نیک اخلاق زیادہ ہوں گے۔ اکثر نیک اخلاق لوگوں میں پائے جائیں گے اور بداخلاقیاں

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

یورپ کے ممالک میں جاکر وہاں کے لوگوں کی مستعدی اور فرض شناسی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں کا ہر شخص مستعد اور فرض شناس ہے لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کی اکثریت اور خاص طور پر حکومت کے کارندے مستعد بھی ہیں اور فرض شناس بھی۔

ایک چھوٹی سی بات جو اکثر سامنے آئی وہ یہ بھی کہ بڑے شہروں میں تو خیر سڑکوں پر لائنیں لگی ہوئی ہوتی ہی ہیں۔ ہم نے وہاں کوئی چھوٹے سے چھوٹا گاؤں بھی ایسا نہیں دیکھا۔ اگرچہ چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی ہمیں جانے کا موقع ملا۔ جہاں سڑکوں پر لائنیں لگی ہوئی نہ ہوں اور اشارے موجود نہ ہوں ان لائنوں کا یہ حال ہے کہ یوں لگتا ہے کہ ابھی ابھی کوئی شخص یہ لائن لگا کر گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات پر نظر رکھتے ہیں کہ کوئی لائن میلی ہو کر دھندلا تو نہیں گئی اور باقاعدگی کے ساتھ لائنوں پر پینٹ کرتے رہتے ہیں۔ یہ لائنیں ہیں کیا؟ ہمارے ملک میں بعض بڑی بڑی شاہراہوں پر اور شہروں میں یہ لائنیں موجود ہوتی ہیں۔ ایک پولیس افسر صاحب نے جن کا عہدہ ایس۔ ایس۔ پی ہے بتایا کہ سڑکوں پر یہ لائنیں ایک نہایت مفید مقصد کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ یہ پیدل چلنے والوں اور موٹر گاڑیوں اور دوسری ٹریفک کی رہنمائی کرتی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک لائن تو مسلسل چلتی ہے۔ اور ایک لائن کسی اور جگہ پر مسلسل نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی چھوٹی لائنوں کے ساتھ وہ لائن بنائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق پولیس افسر موصوف نے بتایا کہ جو لائن مسلسل چلتی ہے۔ اس کے اوپر سے گاڑی گزار کر آپ دوسری لین میں نہیں جا سکتے۔ جس لین میں ہیں۔ گاڑی کو اسی لین میں رکھیے۔ البتہ جو لائن ٹوٹی ہوئی ہے۔ اس پر آپ جہاں سے چاہیں اور جب چاہیں گاڑی گزار کر دوسری طرف جا سکتے ہیں۔ بعض جگہوں پر یہ دونوں لائنیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں یعنی مسلسل لائن بھی ہوتی ہے۔ اور ٹوٹی ہوئی بھی۔ اگر آپ کی گاڑی مسلسل لائن کے ساتھ چل رہی ہے تو آپ کو لین بدلنے کا حق نہیں ہے اور اگر آپ کی گاڑی ان دو لائنوں میں سے ٹوٹی ہوئی لائن کے ساتھ چل رہی ہے تو آپ کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ آپ اوورٹیک کرنے کے لئے باقی ضروریات کو بھی مدنظر رکھیں دوسری طرف گاڑی کو لے جا سکتے ہیں۔

سڑکوں کے بعض حصوں میں آپ دیکھیں گے کہ سڑک کے کنارے پر ایک پیلی مسلسل لائن لگی ہوئی ہے اس لائن کا مطلب یہ ہے کہ آپ پارکنگ نہیں کر سکتے۔ جہاں تک یہ لائن جاتی ہے وہ سڑک کا ایسا حصہ ہے کہ وہاں پر پارکنگ ممنوع ہے۔ بعض جگہوں پر پیلی لائنیں دو ہوتی ہیں۔ اگر آپ سڑک کے ایسے حصے پر گاڑی لے جا رہے ہیں جس کے کنارے پر دو پیلی لائنیں لگی ہوئی ہیں تو آپ اس کا یہ مطلب سمجھ لیں کہ پارکنگ بھی نہیں کر سکتے اور عارضی طور پر روک بھی نہیں سکتے۔ پارکنگ کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ ڈرائیور گاڑی میں سے نکل کر کہیں اور جا سکتا ہے اور گاڑی کھڑی رہتی ہے۔ لیکن رکنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈرائیور گاڑی میں موجود ہے اور وہ تھوڑی سی دیر کے لئے وہاں گاڑی روک کر کھڑا ہو گیا ہے تو جہاں دو پیلی لائنیں ہیں وہاں پر ایسا کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

یہ تو پہلے کہا جا چکا ہے کہ اگر ایک پیلی لائن ہے تو آپ پارکنگ نہیں کر سکتے۔ اب یہ بات ہو رہی ہے کہ اگر دو پیلی لائنیں ہوں تو پارکنگ بھی نہیں کر سکتے۔ اور رکنے کا بھی آپ کو حق حاصل نہیں ہے۔ دیگر قسم کی لائنیں بھی سڑکوں پر لگی ہوتی ہیں انہیں زیبرا کراسنگ کہا جاتا ہے۔ زیبرا کراسنگ کی لائنیں پیدل چلنے والوں کو یہ حق دیتی ہیں وہ وہاں سے سڑک کراس کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں اس احتیاط کی ضرورت ہے کہ اگر گاڑی آپ کے قریب آ چکی ہے اور تیز آ رہی ہے تو یقیناً اس وقت آپ کو زیبرا کراسنگ پر سے سڑک کراس کرنا مفید ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ گاڑیوں کے لئے۔ اور خاص طور پر جو تیز آ رہی ہوں اتنی جلدی رکنا آسان نہیں ہوتا کہ آپ کو دیکھ کر گاڑی جہاں ہے وہیں کی وہیں رک جائے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ تیز آنے والی گاڑی کو پہلے نکل جانے دیں۔ اور پھر زیبرا کراسنگ پر سے ہوتے ہوئے سڑک کے دوسرے کنارے چلے جائیں لیکن اگر گاڑی دور ہے تو یقیناً آپ کا۔ جو پیدل چل رہے ہیں۔ یہ حق ہے کہ آپ زیبرا کراسنگ پر آجائیں اور اسے کراس کرتے ہوئے سڑک کے دوسری طرف چلے جائیں۔

دور سے آنے والی گاڑی کا یہ فرض ہے کہ وہ جب آپ کو زیبرا کراسنگ پر دیکھے تو زیبرا کراسنگ کے قریب رک جائے۔ تاکہ آپ کو کراس کرنے کی سہولت میسر ہے۔

میاں محمد ابراہیم

زمین کا کنارا

طول بلد کے اعتبار سے قطب شمالی اور قطب جنوبی دنیا کے دو انتہائی شمالی اور جنوبی مقامات ہیں۔ عرض بلد کے لحاظ سے کرہ ارض ۱۸۰ درجوں میں منقسم ہے۔ ہر درجہ (ڈگری) دوسرے درجہ سے ۴ منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یعنی دو درجوں میں وقت کے لحاظ سے چار منٹ کا فرق ہے۔ لمبے سمندری سفر میں گھڑیاں ہر روز جہاز کی پوزیشن کے مطابق SET کی جاتی ہیں۔ کرسمس کے موقع پر دنیا بھر میں وقت کے لحاظ سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ باکسنگ ڈے کی صبح کو آسٹریلیا میں اناؤنسر کی آواز علی الصبح سنی جاتی ہے۔ اسی طرح سڈنی میں دن کے خاتمہ پر ٹیسٹ میچ کا سکور انگلستان میں اسی روز صبح کے وقت سنا جاتا ہے۔ کیونکہ جب سڈنی میں چھ بجے شام کا وقت ہوتا ہے انگلستان میں اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے ہوتے ہیں۔ ۱۸۰ درجہ پر عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ ۱۸۰ ڈگری مشرق اور مغرب دونوں کے لئے مشترک ہے۔ مثال کے طور پر اگر گرینچ (انگلستان) میں بدھ کے روز کے آٹھ بجے کا وقت ہو۔ تو اس کے مشرق کی طرف ۱۷۹ ڈگری پر ۷:۵۶ شام ہوگا۔ بدھ ۹ دسمبر ہوگا۔ لیکن مغرب کی طرف ۸، دسمبر ۸:۴ شام ہوگا۔ وقت کے اس اختلاف کو دور کرنا لازمی تھا۔ ایک جہاز جو مشرق کی طرف جا رہا ہو۔ وہ بدھ کو ہی اور جو مغرب کی طرف جا رہا ہو۔ اسے اس حقیقت سے روشناس ہونا پڑتا ہے کہ وہاں تو منگل کا دن ہے۔ اس طرح مشرق کی طرف جانے والے جہاز ایک دن GAIN کرتے ہیں اور اس کے مسافر آٹھ دن کا ہفتہ پاتے ہیں۔ اور مغرب کی طرف جانے والے مسافر ایک دن پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور مسافر کے لئے چھ دن کا ہفتہ بن جاتا ہے۔

اسی حقیقت کے پیش نظر مغربی ممالک میں ایک محاورہ رائج ہے کہ مغرب کو جائیں تو ایک دن غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہوائی جہازوں کا ٹائم ٹیبل بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ وہ جہاز جو نیوزی لینڈ کے شہر آک لینڈ سے منگل کو تین بجے سہ پہر چلتا ہے وہ چار ہزار میل ہونولولو کے مقام پر اسی دن ایک بجے بعد دوپہر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن وہ ہوائی جہاز جو ہونولولو سے تین بجے سہ پہر منگل کے روز روانہ ہو وہ آک لینڈ میں جمعرات کے روز نو بجے صبح پہنچے گا۔ اگر ڈیٹ لائن (وہ لائن جہاں تاریخ تبدیل ہو جاتی ہے) ۱۸۰ درجہ پر باقاعدگی سے بغیر کسی تبدیلی کے گذرے تو چونکہ اسے ایسے جزائر پر سے گذرنا پڑتا۔ جس سے ان جزائر کے ساکنین کی معاشرتی زندگی متاثر ہوتی ہے کیونکہ ایک ہی حکومت کے ماتحت بعض علاقوں میں ڈیٹ لائن کی لفظی پابندی سے ابتری سی واقع ہو جاتی اس لئے ڈیٹ لائن ان جزائر میں سے گذرتی ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ تاکہ سیاسی لحاظ سے زندگی میں خلل واقع نہ ہو۔ یہ ۱۸۰ والی لائن مشرق میں سائبیریا اور الاسکا کے درمیان میں سے گذرتی ہے۔ اور آگے جنوب میں تھوڑی سی ٹیڑھی ہو جاتی ہے تاکہ الیوشن جزائر میں سے گذرتے ہوئے جزائر کی حدود ملحوظ خاطر رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائبیریا اور الاسکا میں تاریخ مختلف ہوتی ہے۔ یہ ۱۸۰ طول بلد والی لائن فجی جزائر میں سے بھی گذرتی ہے۔ لیکن اگر یہ دو ملحقہ جزائر میں سے گذرتی ہے تو متعلقہ جزائر کو نہیں کاٹتی۔ بلکہ جنوبی نصف کرہ ارض میں یہ لائن فجی اور ٹونگا جزائر کے مشرق سے گذر جاتی ہے۔ چنانچہ یہ جزائر وہی تاریخ قائم رکھتے ہیں جو نیوزی لینڈ میں ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ الغرض فجی کے جزائر دنیا کا وہ کنارہ ہے جہاں تاریخ بدل جاتی ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ـــــ نون ۔ سین

پاک و ہند تعلقات

ہندوستان کے وزیر اعظم پی ۔ وی نرسیمہ راؤ نے اپنی وزارت عظمیٰ کا ایک سال ختم ہونے پر پہلی پریس کانفرنس میں کہا کہ ریوڈی جینرو میں پاکستان کے وزیر اعظم سے جو گفت وشنید ہوئی تھی اس میں اس بات پر اتفاق رائے ہوا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کو آپس میں اختلافات کے متعلق گفتگو جاری رکھنی چاہیئے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک پاکستان سے بہتر تعلقات رکھنے کا خیال ہے اس میں خاصا وقت لگنے کا امکان ہے ۔ ہمارے سب ہمسایوں سے تعلقات اچھے ہیں ۔ سوائے پاکستان کے ۔ اور اس کی زیادہ تر وجہ جموں کشمیر کا تنازعہ ہے ۔ ہمارے خیال میں جموں کشمیر جسے پاکستانی مقبوضہ کشمیر کہتے ہیں وہ متنازعہ فیہ علاقہ نہیں ہے ۔ ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے ۔ جب بھی وہاں کسی قدر سکون ہوگا انتخابات کروائے جائیں گے ۔ پھر کم یا زیادہ خود مختاری دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا سلف گورنمنٹ پر غور ہوگا ۔ انہوں نے کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ پاکستان کی پانچ ملکی تجویز برائے جوہری اسلحہ مان لی جائے یا اس سلسلے میں کسی معاہدے پر دستخط کئے جائیں ۔ ان کا ہمیشہ سے اس بات پر زور رہا ہے کہ سوال یہ نہیں کہ ہمارے علاقے میں جوہری اسلحہ تیار ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ جن پانچ ملکوں کے پاس جوہری اسلحہ ہے ۔ کیا وہ ان کے ملک سے دوسرے ملک جا سکتا ہے یا نہیں ۔

یہ پریس کانفرنس تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی ۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کو مسترد کرتے ہیں کہ ہمارے پاس جوہری اسلحہ موجود ہے ۔ مسٹر راؤ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ان کے ہاں اقتصادی ترقی تسلی بخش طور پر جاری ہے ۔ ہم نے یہ اصلاحات جاری کر رکھی ہیں انکی تکمیل کے لئے وقت لگے گا ۔ لیکن ہم صحیح رفتار سے چل رہے ہیں ۔

تعلیم ۔ آسٹریلیا اور پاکستان

گذشتہ روز وفاقی وزیر تعلیم سیّد فخر امام نے آسٹریلیا سے آنے والے سات رکنی وفد کو بتایا کہ پاکستان میں طریقہ تعلیم کیا ہے اور اسے پہلے سے زیادہ بہتر بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے ۔ سیّد فخر امام نے کہا کہ آسٹریلیا اور پاکستان کی دوستی کی مضبوطی اس بات میں بھی ہے کہ تعلیم کے شعبے میں دونوں آپس میں تعاون کرتے ہیں اس سات رکنی پارلیمانی وفد نے وزیر تعلیم سے پارلیمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی وزیر تعلیم نے انہیں بتایا کہ پاکستان میں شرح خواندگی بہت کم ہے اور اس وقت کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں اضافہ کیا جائے ۔

اصولی طور پر انہیں اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ پانچ پائلٹ سکیمیں ایسی ہیں جنہیں پانچ منتخب ضلعوں میں رائج کیا جا رہا ہے ۔ تاکہ وہاں اٹھارہ مہینوں میں شرح خواندگی ۱۰۰ فیصد ہو سکے ۔ جہاں تک بنیادی تعلیم کا تعلق ہے سیّد فخر امام نے بتایا کہ پرائمری سکولوں پر ۳۰ لاکھ سیٹیں پیدا کی جا رہی ہیں ۔ ان میں سے ۱۲ لاکھ لڑکیوں کے لئے ہوں گی ۔ انہوں نے کہا کہ معیاری تبدیلی لانے کے لئے خاص طور پر مڈل سکول کے معیار پر کئی پروگرام جاری کئے گئے ہیں ۔ وزیر موصوف نے آسٹریلیا کے ساتھ تعلیم کے شعبے ہی تعلقات کو زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت کا بھی اظہار کیا ۔ انہوں نے کہا ان تعلقات کی بناء پر طلباء کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا کر تعلیم حاصل کرنے میں آسانی رہے گی اور کتابوں اور سائنسی رسالوں کا آپس میں تبادلہ کیا جا سکے گا ۔ تیکنیکی شعبوں میں ٹریننگ کے لئے اکٹھی سکیمیں بنائی جا سکیں گی ۔

مہاجرین کی واپسی

آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ اقوام متحدہ نے ان ملکوں سے جو عام طور پر ایسے امور کے لئے رقمیں فراہم کرتے ہیں ۔ اپیل کی ہے کہ وہ افغانی مہاجرین کی واپسی کے لئے جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ امداد فراہم کریں ۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے افسر اعلیٰ نے کہا ہے کہ جو رقم اس غرض کے لئے ورلڈ بنک فراہم کر رہا ہے وہ اب ناکافی ثابت ہو رہی ہے اور توقع سے زیادہ جلدی ختم ہو رہی ہے ۔ اس نمائندے نے مزید کہا کہ اگر رقوم مہیا کرنے والے ممالک نے رقوم جلدی فراہم نہ کیں تو جو کچھ کمیشن کے پاس موجود ہے وہ بالکل ختم ہو کر رہ جائے گا ۔ اس سے قبل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے عالمی برادری سے اپیل کی تھی کہ ۱۸ کروڑ ڈالر بطور امداد ضرورت ہے اور اس سلسلے میں امریکہ نے فوری طور پر ۵۰ لاکھ ڈالر ادا کر دیئے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک آسانی سے مہاجرین کو واپس پہنچایا جاتا رہا ہے لیکن اب موصولہ رقوم ختم ہونے والی ہیں اور بہت سے مہاجرین کو واپس پہنچانے کا کام باقی ہے اس لئے تمام ملکوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے اپنا اپنا حصہ ادا کریں ۔

حکومت ہند کا ہاتھ

گذشتہ روز وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ حکومت پاکستان اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ سندھ کے حالات میں ہندوستان کا ہاتھ ہے اور ہم یہ بھی خوب سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کا اسطرح ہمارے ایک صوبے میں گڑبڑ کرانے کی کوشش کرنا پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی ہے ۔ وزارت خارجہ کا یہ نمائندہ اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہا تھا ۔ اس نے اس امید کا اظہار کیا کہ ہندوستان اس قسم کی کارروائی سے باز آجائے گا ۔ جب اس سے کارروائی کی تشریح مانگی گئی تو اس نے اس سے گریز کیا ۔ البتہ یہ کہا کہ یہ بات سراسر غلط ہے کہ پاکستان مشرقی پنجاب میں کسی قسم کی دخل اندازی کر رہا ہے اور یہ بھی کہا کہ پاکستان نے متعدد بار کہا ہے کہ وہ اس اصول پر چل رہا ہے کہ کسی دوسرے ملک میں کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کی جانی چاہیئے ۔

تائیوان / چین / افریقہ

تائیوان نے افریقہ میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانا شروع کر دیا ہے ۔ جسکو دیکھتے ہوئے چین کے صدر یانگ شانگ کون (YANG SHANG KUN) بھی مراکش ٹیونس اور آئیوری کوسٹ کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں ۔ ان کی نیوز ایجنسی نے کہا ہے کہ صدر کا دورہ افریقہ اور چین کے تعلقات میں ایک بہت اہم سنگ میل ثابت ہوگا ۔ اگرچہ وہ دورہ تو فی الحال تین چار ملکوں ہی کا کرینگے لیکن امید کی جاتی ہے کہ اس دورے کا سارے افریقہ پر نہایت اچھا اثر پڑے گا ۔ کسی چینی صدر کا ان ممالک کا یہ پہلا دورہ ہے ۔ مغربی سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ یہ دورہ تائیوان کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ تائیوان نے افریقہ کے کئی ممالک کو بعض اہم اشیاء فراہم کرنے کے وعدے کئے ہیں ۔

تائیوان کے قوم پرست جنہیں کمیونسٹوں کی وجہ سے ۱۹۴۹ء میں تائیوان میں پناہ لینی پڑی تھی اب بھی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ سارا چین ان کا ہے ۔ جب کہ چین کا یہ دعویٰ ہے کہ تائیوان کی عالمی برادری میں کوئی حیثیت نہیں ہے ۔ گذشتہ ماہ ٹائی پی ایے (TAIPEI) نے اس وقت ایک اور فتح حاصل کر لی ۔ جب افریقہ کے ملک نائیجیر نے اٹھارہ سال کے بعد تائیوان سے پھر سفارتی تعلقات قائم کر لئے ۔ اس سلسلے میں چین نے نائیجیر سے پوچھا ہے کہ اسکے ان نئے تعلقات کی کیفیت کیا ہے ۔ یعنی ایک رنگ میں غم و غصہ کا اظہار کیا ہے ۔

ناروے ۔ جوہری توانائی ٹیسٹ

ناروے کے وزیر خارجہ نے حال ہی میں امریکہ ، روس ، برطانیہ اور چین کو خطوط لکھے ہیں یا ان سے گفت و شنید کی ہے کہ جوہری ٹیسٹ قطعی طور پر ختم کر دینے چاہئیں ۔ انہوں نے کہا کہ اب جبکہ ان کو خاصا محدود کیا جا رہا ہے اور سرد جنگ کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے تو انہیں ایسی جگہ رکھ دینا چاہیئے جہاں سے کبھی نکالے نہ جائیں ۔ اور کوئی ملک بھی انکا تجربہ نہ کرے ۔ جن ممالک کو خط لکھے گئے ہیں یا جن سے گفت و شنید کی ہے یہ وہ ملک ہیں جن کے پاس جوہری اسلحہ موجود ہے ۔ اور جن کو تجربہ کے مواقع ہر وقت میسر آ سکتے ہیں ۔ فرانس سے انہوں نے اس لئے رابطہ نہیں کیا کہ فرانس نے روس کی طرح یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں کوئی اٹامک ٹسٹ نہیں کیا جائے گا ۔ ایسا معاہدہ کرنے کے لئے اب حالات پہلے سے زیادہ بہتر ہیں ۔ پہلے چونکہ سرد جنگ چل رہی تھی اس لئے سب ایکدوسرے سے خائف تھے ۔ لیکن اب سرد جنگ کا خاتمہ ہو چکا ہے ۔ اور اسلحہ کی کمی کے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد ۔ مربی سلسلہ

ایک اچھی عادت

محنت یعنی کام کرنا ایک اچھی عادت ہے۔ لیکن وہ لوگ جو ہر اچھی بات سے نفرت کرتے ہیں وہ آہستہ آہستہ آرام طلبی کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ہر کام سے خواہ وہ کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو لاپرواہی ان کا شیوہ بن چکا ہوتا ہے ایسے لوگ ہر قسم کی فکر سے اپنے آپ کو آزاد کر چکے ہوتے ہیں۔ کسی قسم کا کوئی نقصان انہیں اپنی اس حالت کو بدلنے پر آمادہ نہیں کرتا کیونکہ جوں جوں وہ اپنی اس حالت میں ترقی کرتے جاتے ہیں انہیں نقصانات کی بھی پرواہ نہیں رہتی۔ چنانچہ ہر قسم کے نقصانات کو بے پرواہ ہو کر برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ کام سے روگردانی کے نتیجے میں ایسے لوگوں کے اندر نکما پن، سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ضروری کام پس پشت پڑتے ہیں اور قوم کو نقصان ہوتا ہے جو لوگ محنت کے عادی نہیں ہوتے وہ اس قدر بے حس ہو چکے ہوتے ہیں کہ انہیں معاشرے یا قوم کو پہنچنے والے بڑے سے بڑے نقصان پر بھی ذرہ برابر افسوس نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی غفلت کی عادت پر بدستور قائم رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو معاشرے کے دشمن اور اس کی ترقی میں بہت بڑی روک ہوتے ہیں۔ پس وہ قوم جو ترقی کی راہوں پر ہمیشہ ہمیش کے لئے گامزن رہنا چاہتی ہے وہ یا تو ایسے لوگوں کی اصلاح کرتی ہے یا پھر ان سے نجات کی راہیں ڈھونڈتی ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو محنت کے عادی ہوتے ہیں وہ قوم اور معاشرے کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں ایسے معاشرے کا ہر فرد اپنی قوم کے لئے ایک درد رکھتا ہے۔ قوم کو ذرہ سا بھی دکھ پہنچے تو ہر فرد کا دل اس دکھ پر ایک درد محسوس کرتا ہے اور بے چین ہو جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو معاشرے کو ترقی کی راہوں پر گامزن رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو محنت کے علاوہ ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ وہ قوم جو اپنے افراد کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈال دیتی ہے وہ ہمیشہ دوسروں سے سرفراز رہتی ہے۔ اور پھر محنت کی عادت کے لئے بھی یہ عمل انتہائی ضروری ہے کہ افراد کو ہاتھ سے کام کرنا آتا ہو۔ اگر کوئی شخص ہاتھ سے کام کرنے کو عیب خیال کرتا ہے اور اس میں اپنی ہتک سمجھتا ہے تو وہ لازماً کسی دوسرے کا سہارا لے گا اور یہی چیز ہے جو انسان کو محنت کرنے سے باز رکھتی ہے۔ پس محنت کے لئے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہی دونوں چیزیں مل کر معاشرے اور قوم کو تقویت دیتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم جس معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں آیا وہ ہم سے محنت کی عادت کا تقاضا کرتا ہے یا نہیں؟ اس کے لئے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ ہمارا معاشرہ احمدیت کا معاشرہ ہے جو کہ حقیقی اور دائمی معاشرہ ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ جہاں تک تقاضے کا تعلق ہے یہ معاشرہ ہر آن ہم سے اس امر کا تقاضا کر رہا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کے اندر بھرپور محنت سے کام کرنے کی عادت ہو۔

چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ایک دفعہ خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

" جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولت مند یا زمیندار تو الگ رہے اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

پھر فرمایا:۔

" اگر ... بری باتیں پیدا ہو جائیں۔ مثلاً نکمے پن کی عادت پیدا ہو جائے یا سستی کی عادت پیدا ہو جائے ... تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

پھر ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کی تحریک فرماتے ہوئے حضور نے ایک دوسرے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

" یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کم ہوں گی۔ یہ شبہ کہ دنیا میں برائیاں بہ نسبت نیکیوں کے زیادہ ہیں۔ دو وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ لوگ دیکھتے ہیں دنیا میں کافر زیادہ ہوتے ہیں اور صاحبِ ایمان کم۔ اور دوسرے اس وجہ سے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اکثر انسانوں میں کچھ عیوب نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ دونوں امور ہرگز ثابت نہیں کرتے کہ دنیا میں بدی زیادہ ہے بلکہ باوجود ان دونوں امور کے دنیا میں نیکی زیادہ ہے۔

اگر پہلی بات کو یعنی اس امر کو کہ دنیا میں کافر زیادہ ہیں لیا جائے تو غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ایک دھوکہ ہے جو حقیقت پر غور نہ کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ حقیقت یہ نہیں کہ دنیا میں کافر زیادہ ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کافر کہلانے والے زیادہ ہیں۔ کیونکہ اگر تحقیق کی جائے تو دنیا میں سے اکثر آدمی وہی ملیں گے جن پر الٰہی حجت پوری نہیں ہوئی۔ پس گو ان کا نام ظاہر شریعت کی بناء پر کافر رکھا جائے خدا تعالیٰ کے نزدیک ان میں کفر کی حقیقت نہیں پائی جاتی۔ بلکہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ یا پھر موقع دیگا۔ یا ان کے فطری اعمال یعنے شرک و توحید کی بناء پر انہیں سزا یا جزا دے گا۔ پس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل میں ایمان ہی زیادہ ہے اور اسی نسبت نیکی بدی کی نسبت زیادہ ہے دوسری وجہ بھی کہ اکثر لوگوں میں کمزوریاں نظر آتی ہیں، باطل ہے کیونکہ سوال یہ نہیں کہ اکثر لوگوں میں کمزوریاں نظر آتی ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ اکثر لوگوں میں بدیاں نظر آتی ہیں یا نیکیاں۔ اگر اکثر لوگوں میں اکثر نیکیاں نظر آتی ہیں تو نیکی دنیا میں زیادہ ہوئی اور ہر شخص جو انسانوں کے مجموعی اعمال پر نظر کرے گا اسے معلوم ہوگا کہ انسانوں کے اعمال کو مجموعی طور پر دیکھ کر یہی ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں میں اکثر نیکیاں ہیں اور کم بدیاں ہیں۔ پس دنیا میں بدی کم ہوئی اور نیکی زیادہ۔

بعض لوگ اس موقع پر کہہ دیتے ہیں کہ خواہ کچھ ہو اگر اکثر لوگوں کو سزا ملتی ہے تو پھر شیطان جیتا۔ میں کہتا ہوں نہیں، پھر بھی خدا ہی جیتا۔ اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کا ایک قانون یہ بھی ہے کہ سزا بھگت کر سارے کے سارے انسان جنت میں چلے جائیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے میں نے انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میرے بندے بن جائیں۔ اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ لوگ خدا کے بندے بن کر بھی سزائیں پڑے رہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ایک وقت سب کے سب دوزخ سے نکل جائیں گے۔ چنانچہ دوسری آیات اور احادیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت سب کے سب لوگ جنت میں چلے جائیں گے۔ اس لئے سارے خدا کے عبد ہو گئے اور خدا ہی جیتا۔ پھر شیطان بھی کہاں بیٹھا رہے گا۔ اس طرح وہ اپنے نفس کے لحاظ سے بھی ہار گیا۔

اب پھر میں باکمال انسان کی تعریف دہراتا ہوں۔ باکمال وہ انسان ہے جو اس حد تک گناہ سے بچے کہ اس کی روح ہلاکت اخروی سے بچ جائے (ہلاکت اخروی سے مراد خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے) اور اس حد تک نیکی کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضاء کی طرف قدم مارنے کی فوری قوت اس میں پیدا ہو جائے۔ ورنہ یوں تو یہ قوت سب میں پیدا ہوگی۔

گناہ کیا ہے؟

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ گناہ کیا ہے؟ گناہ وہ عمل ہے کہ جس سے انسان کی روح بیمار ہو جاتی ہے اور رویتِ الٰہی کے قابل نہیں رہتی اور اس کے لئے اس سفر میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے ان اعمال سے میں سے بعض مادی ہیں اور بعض روحانی۔ جو مادی ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ جن کی مضرات نظر آتی ہیں جیسے جھوٹ، قتل وغیرہ کے ارتکاب کا نقصان عیاں ہوتا ہے

نیکی کیا ہے؟

نیکی وہ اعمال ہیں کہ جن سے انسانی روح کو اتنی صحت حاصل ہو جائے کہ وہ رویت الٰہی کے قابل ہو جائے تندرست آدمی کا یہی مفہوم ہوتا ہے کہ وہ کام کاج کر سکے ورنہ ڈاکٹر تو ہر ایک میں کوئی نہ کوئی بیماری بتا دے گا۔ پس نیکی یہ ہے کہ رویت الٰہی کی قابلیت انسان میں پیدا ہو جائے۔ اس میں بھی روحانی اور مادی دونوں قسم کے افعال شامل ہیں۔

گناہ کے اقسام

اصل مضمون کو سمجھنے کے لئے یہ بات سمجھنی بھی ضروری ہے کہ گناہ کی اقسام کتنی ہیں۔ سو یاد رکھو کہ اس کی تین اقسام ہیں (۱) دل کا گناہ۔ یہ اصل گناہ ہے۔ (۲) زبان کا گناہ (۳) جوارح یعنی ہاتھ اور پاؤں اور دیگر اعضاء کا گناہ

نیکی کی کتنی اقسام ہیں

نیکی کی اقسام بھی تین ہی ہیں (۱) دل کی نیکی۔ یہ اصل ہے (۲) زبان کی نیکی (۳) جوارح کی نیکی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرمہ مجیداں بی بی صاحبہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم روشن الدین صاحب واقفِ زندگی عنقریب بیرون ملک روانہ ہو رہے ہیں ان کے ہمراہ عزیزہ کمال الدین حبیب احمد صاحب کے بچے بھی ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب ولد چوہدری محمد طفیل اٹھوال چک نمبر ب ر ۱۸ بھوڑو تحصیل و ضلع شیخوپورہ بچھو کے کاٹنے سے ۱۷ روز سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل رہنے کے بعد ۱۶ رجون کو وفات پا گئے۔ آپکی عمر ۴۵ سال تھی۔ آپ جماعتِ احمدیہ بھوڑو کے سیکرٹری مال تھے۔

○ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب آف ناصر آباد فارم مورخہ ۸ رجون ۱۹۹۲ء کو اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کو لمبا عرصہ ناصر آباد میں بطورِ ڈسپنسر خدمت کا موقع ملا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زمینوں پر بطور سٹور کیپر کام کرتے رہے۔

○ مکرم ملک منیر احمد صاحب ساکن فتح والی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ مکرمہ مختارہ بیگم مورخہ یکم جولائی ۱۹۹۲ء اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ آپ ایک نیک پابندِ صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور ۲ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

مجلس نابینا ربوہ کی کلاس

○ مجلس نابینا ربوہ نے ۱۵ ر سے ۲۲ رجون تک ہفت روزہ تربیتی اور فنی کلاس منعقد کی۔ اس کلاس میں کل ۱۴ افراد نے شرکت کی۔ طلباء کو دینی تعلیمات کے علاوہ اردو انگلش عربی اور بریل رسم الخط سکھایا گیا۔ نیز ڈبل کرسی کی بنائی اور بریل میں ہندسے لکھنا اور عربی انگلش گنتی بھی سکھائی گئی۔ مکرم ناظر صاحب اور نائب ناظر امور عامہ اور مکرم نائب ناظر دارالضیافت صاحب نے اپنے قیمتی مشوروں اور نصائح سے نوازا۔

زندہ قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں۔ ہم نہ صرف زندہ قوم ہیں بلکہ زندہ تر ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۸۷ میں حمامۃ البشریٰ زوجہ عبد العلیم احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ حال مقیم دو آباد سپین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۱-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۳ تولہ مالیتی تقریباً ۱۰۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۶۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۱۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- پسیتہ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ حمامۃ البشریٰ ربوہ حال سپین۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد العلیم احمد وصیت نمبر ۲۵۲۲۴۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ عبد الستار خان وصیت نمبر ۱۹۳۷۴

مسل نمبر ۲۸۴۸۸ میں شفیق احمد ولد چوہدری فتح الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۲/۴۰ R ضلع اوکاڑہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ رہائشی برقبہ پانچ مرلہ واقع امیر کالونی اوکاڑہ مالیتی ۵۰۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۴۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شفیق احمد چک نمبر ۳۲/۴۰ R تحصیل و ضلع اوکاڑہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک منظور حسین زعیم مجلس انصار اللہ چک نمبر ۳۲/۴۰ R اوکاڑہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری ظفر اقبال سیکرٹری مال چک نمبر ۳۲/۴۰ R ضلع اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۸۹ میں محمد اشرف جنجوعہ ولد میاں محمد رفیق صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت اکتوبر ۱۹۸۹ء ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اشرف جنجوعہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر ۲۵۰۹۹ مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر ۲۶۲۱۸۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

معاہدے ہو گئے ہیں۔ اس لئے باقی جو کچھ بچے گا اسے کہیں سنبھال کے رکھ چھوڑنا چاہیئے۔ گذشتہ ہفتے امریکہ اور روس میں آپس میں معاہدہ ہو گیا کہ دس ہزار اسلحہ کی بجائے پہلے ۳۵۰۰ کم کر دیں۔ اس کے بعد ۳۰۰۰۔ گویا کہ ۶۵۰۰ کی کمی ہو جانی چاہیئے ناروے کو اس طرح ٹسٹ کرتے سے جیسے کہ پہلے کئے جاتے رہے ہیں اس لئے بھی خطرہ ہے کہ اس کا انتہائی شمالی علاقہ اس جگہ واقع جس کے قریب روس ٹسٹ کرتا ہے۔ اور یہ بات اس کے ملک کے لئے خطرناک ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ انہیں ابھی ایسے ٹسٹ کی ضرورت ہے اور وہ کرتے رہیں گے۔

بقیہ: صہ ۶ سے آگے

ہے لیکن دراصل اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا ... کسی کام کو اپنے لئے عار نہ سمجھا جائے۔ پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہیئے تا کہ کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ برا ہے۔ ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی بری ہے کہ عام طور پر لوگ لوہار، ترکھان وغیرہ کو کمین سمجھتے ہیں اور جس طرح یہ لوہار، ترکھان اور چوہڑوں کو ذلیل سمجھتے ہیں اسی طرح دوسرے لوگ ان کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا لڑکا پولیس یا فوج میں سپاہی ہو جائے اور سترہ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے لگے تو اس پر بہت خوشی کی جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمانے والا ترکھان یا لوہار بن جائے تو تمام قوم روئے گی کہ اس نے ہماری ناک کاٹ ڈالی کیونکہ اسے کمیوں کا کام سمجھا جاتا ہے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کی جماعت میں عادت ڈالی جائے ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھے گی ... اس تحریک سے دو فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکماپن دور ہوگا اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہو گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۳۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کسی مجرم کو نکل بھاگنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ چاہے وہ ایم این اے یا ایم پی اے یا مسلم لیگ سے تعلق رکھتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم سندھ آپریشن کو اس کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کو دہشت گردوں اور اغوا کرنے والوں سے نجات دلائے بغیر امن پوری طرح بحال نہیں ہو سکتا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مظفر شاہ کی حکومت ختم نہیں ہو گی۔

○ سینیٹ نے توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت دینے کا بل منظور کر لیا ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ سندھ آپریشن نے بعض سرکاری حلقوں کو بھی بے چین کر دیا ہے۔ فوج نے جو گھاؤ لگایا ہے وہ خاصا گہرا ہے۔ جس کا نشانہ حکومت کے مخالفین نہیں بلکہ حکومت کے حلیف بنے ہیں۔

○ وزیر اعظم کے معاون خصوصی چوہدری نثار علی نے الزام لگایا ہے کہ پیپلز پارٹی حکومت کو بلیک میل کرنا چاہتی ہے لیکن اسے چور دروازے سے برسر اقتدار نہیں آنے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہوتے ہی فوجی آپریشن ختم کر دیا جائے گا۔

○ عدالت عالیہ لاہور کے مسٹر جسٹس ارشاد حسین نے الیکشن ٹریبونل کے سربراہ کی حیثیت سے فیصل آباد سے رکن اسمبلی چوہدری شیر علی کی ان کی رکنیت سے استعفٰی کے بارے میں جواب طلب کر لیا ہے۔ ان کے استعفٰی کے ثبوت ان کے مخالف نے پیش کئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ طلاق یونین کونسل کے چیئرمین کو نوٹس دیئے بغیر بھی مؤثر ہو جائے گی۔ عدّت کی مدت ۹۰ دن نہیں بلکہ ۳۹ دن ہو گی۔ سپریم کورٹ نے فیملی لاز آرڈیننس کی شق نمبر ۷ کو خلاف اسلام قرار دے دیا ہے۔

○ میئر کراچی مسٹر فاروق ستار نے دعویٰ کیا ہے حکومت ہمارے اراکین سندھ اسمبلی کو بھی اپنے ساتھ نہیں ملا سکی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوام کی رائے ہمارے حق میں آ رہی ہے۔ حکمرانوں کا جن پر تکیہ تھا وہی پتے اب ہوا دینے لگے ہیں۔

○ کراچی سے اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں ملوث چار افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزموں سے اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا۔

○ ایم کیو ایم حقیقی گروپ کے رہنماؤں آفاق احمد اور عامر خان نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے استعفوں کی منظوری پر عوام نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ اب مہاجروں کے حقیقی ترجمان اسمبلیوں میں آئیں گے۔

○ ملک قاسم نے الزام لگایا ہے کہ حکمران ٹولہ اپنے کردار پر پردہ ڈالنے کے لئے مارشل لاء لگوانا چاہتا ہے

○ سندھ کے تمام پولیس سٹیشنوں پر فوج کے اہلکار تعینات کر دیئے گئے ہیں یہ اقدام ان خبروں کے بعد ہوا ہے کہ تھانوں میں فوج کے نام پر بے گناہ شہریوں کو گرفتار کر کے پیسے بٹورے جاتے تھے دو تھانیداروں کو لائن حاضر کر دیا گیا ہے۔

○ انکشاف کیا گیا ہے کہ عباسی شہید ہسپتال سے ہتھیاروں کا ذخیرہ ملٹری آپریشن سے پہلے ہی منتقل کر دیا گیا تھا۔ ہسپتال کے ڈاکٹر اور عملہ ایم کیو ایم کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی حیثیت رکھتا تھا تمام سیکیورٹی سٹاف ایم کیو ایم کی طلبہ تنظیم سے تعلق رکھتا تھا۔ مریضوں تک کو ہرکر کی اجازت سے دیکھا جاتا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہسپتال سے اسلحہ کی منتقلی ایمبولینسوں میں ہوئی ہے ہسپتال کے زیر حراست ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر سے پوچھ گچھ جاری ہے۔

○ پنجاب کی اعلیٰ ملازمتوں میں پی سی ایس افسران اور دیگر سروسز کا تناسب بڑھا دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے تاجر برادری کو یقین دلایا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر خوشخبری سنیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے سندھ اسمبلی کے بعض اراکین نے صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کو فون پر بتایا ہے کہ انہوں نے استعفٰی دے دیا ہے۔

○ پاکستان میں امریکی سفیر نکولس پلیٹ واپس جا رہے ہیں۔ تا حال امریکہ نے پاکستان میں نئے سفیر کا اعلان نہیں کیا۔

○ کابل میں گندم لے جانے والے مزید ۴۵ ٹرک لوٹ لئے گئے۔ اس سے پہلے بھی پاکستان کے خفیہ حساس ادارے کے جن ٹرکوں کو غائب کیا گیا تھا ابھی تک ان کا پتہ نہیں چلا۔ تاہم اس دفعہ خالی ٹرک واپس کر دیئے گئے ہیں۔

○ لاہور راولپنڈی اور اسلام آباد سمیت کئی شہروں میں بارش سے شدید گرمی کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ سرگودھا میں اولے بھی پڑے۔

○ کراچی میں ڈکیتی اور راہزنی کی ۵ سے زائد وارداتوں میں ۱۴ گاڑیاں اور ہزاروں روپے کی نقدی چھین لی گئی۔

○ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کراچی میں آہنی گیٹ ٹوٹنے سے ڈکیتیوں میں اضافہ ہو گا پیپلز پارٹی کے لیڈر اقبال یوسف نے کہا ہے کہ گیٹ ٹوٹنے سے لوگوں میں قید سے نجات کا احساس پیدا ہوا ہے۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کا یہ مطالبہ حقارت سے مسترد کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ کی ٹیم کو وزارت زراعت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔

○ دریائے چناب پر نئے پل کی تعمیر کا کام اکتوبر ۱۹۹۲ء میں شروع ہو گا۔ یہ پل چالیس کروڑ کی لاگت سے تین سال میں مکمل ہو گا۔

○ دریائے چناب پر کشتیوں کا پل ایک بار پھر چالو کر دیا گیا ہے جس سے چنیوٹ ربوہ کے درمیان آمدورفت بحال ہو گئی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

حبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زوجام عشق خاص
چارصد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

تاشقند جانیوالے احباب کیلئے خوشخبری
ازبکستان ایرویز سے تاشقند کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہونے کا سنہری موقعہ مناسب کرایہ بہترین سروس اور دیگر سہولیات
UZBEKISTAN AIR WAYS
A TOUCH OF ORIENTAL HOSPITALITY
رابطہ النعم ٹریولز
۰۵۱-۸۱۸۰۵۷
۲۱۰۳۴۱
۲۱۰۳۴۲
۱۴۔ ڈی فیروز سنٹر بلیو ایریا فضل حق روڈ۔ اسلام آباد
FAX ۸۲۰۲۱۵

پتہ

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں، عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ــــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱